جناب مولانا مدرار اللہ مدرار صاحب

لفظِ جبین کے معنی پر ایک تحقیقی نظر

لفظ جبین کی تحقیق سے متعلق شائع شدہ مضامین کے علاوہ حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی اٹک، جناب ڈاکٹر حمید اللہ پیرس، مولانا عمر حیات ڈیروی راولپنڈی اور مولانا عطاء الرحمن رحمانی ڈیرہ اسماعیل خان کے وقیع مضامین بھی موصول ہو چکے ہیں۔ جنہیں اگلے شمارہ میں شائع کیا جائے گا اس طرح بحث و تحقیق کے جدید و قدیم نقد اور استدلال و توضیح کے اسالیب پر مبنی ایک گلدستہ مضامین ارباب ذوق کو میسر ہوگیا ہے۔ ادارہ

ماہنامہ "الحق" بابت دسمبر ۱۹۹۱ء میں مولانا سید تصدق بخاری کا ایک مضمون زیرِ عنوان "جبین کروٹ ہے ماتھا" نظر سے گذرا جس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ جبین کا معنی کروٹ ہی ہے اور اس کا اطلاق کسی صورت میں بھی ماتھے پر نہیں ہو سکتا اور اکابر مفسرین نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کا واقعہ قربانی کے سلسلے میں "وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ" کے ترجمے میں تسامح کا ارتکاب کیا ہے جس میں انہوں نے جبین سے کروٹ کی بجائے پیشانی مراد لی ہے، اور یہ کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیلؑ کو پیشانی کے بل گرایا۔ اس کے علاوہ انہوں نے امام محی السنہ بغویؒ کی معالم التنزیل سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اپنی صوابدید کا مطلب اخذ کیا ہے جب کہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور مفسرین امت نے اسی حدیث کی بناء پر ہی جبین کا ترجمہ پیشانی کیا ہے جس پر ہم بعد میں بحث کریں گے۔

محترم مضمون نگار کا یہ ارشاد تو صحیح ہے کہ جبین پیشانی کے دائیں اور بائیں جانب دونوں کروٹوں کو کہا جاتا ہے لیکن یہ کسی نے نہیں کہا ہے کہ پیشانی پر اس کا استعمال شجر ممنوعہ ہے۔ متداول اور مشہور کتب لغت کے چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱) اکابر علماء کی مجلس ادارت نے "المنجد" کا اردو ترجمہ کیا ہے مولانا مفتی محمد شفیعؒ نے اس پر مقدمہ لکھا ہے۔ جبین کے بارے میں "المنجد" مترجم کے الفاظ یہ ہیں۔

الجبین۔ پیشانی۔ پیشانی کی طرف ج اَجْبُنٌ وجُبُنٌ واَجْبِنَةٌ (المنجد ص۱۶۹)

۲) قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی ناظم دائرۃ المصنفین نے "قاموس القرآن" میں لکھا ہے۔

جبین۔ پیشانی (قاموس القرآن ص۱۶۷)

موصوف نے بیان اللسان میں بھی جبین کا معنی پیشانی کیا ہے۔

۳) غیاث اللغات نے بھی جبین کا معنی پیشانی کیا ہے۔ (ص۱۲۴)

۴) مشہور محدث ہند علامہ وحید الزمان وحید اللغات میں فرماتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

نَاتِئُ الْجَبِیْن - بلند پیشانی ۔ بعضوں نے کہا جبین وہ مقام جو دو ابرو کے بال اگنے کی جگہ تک ہے تو ہر آدمی میں دو جبینیں ہیں جو چہرے کے دونوں طرف ہیں ۔ (وحید اللغات صہ ۸)

بخاری کی کتاب الوحی میں نزول وحی کی کیفیت کے بارے میں جو حدیث بیان کی گئی ہے اس میں صلصلة الجرس کے الفاظ آتے ہیں یعنی گھنٹی کی آواز کی طرح ۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ وحی کی یہ کیفیت مجھ پر سخت گراں گزرتی ہے ۔ اس سلسلے میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰے عنہا فرماتی ہیں ۔

وقالت عائشة رضی الله عنها ولقد رَأَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْىُ فِى الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا ۔

(رواہ البخاری کتاب الوحی)

حضرت عائشہؓ کی اس حدیث میں " جبین " کا لفظ آیا ہے ۔ علامہ وحید الزمان نے اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے لفظ جبین کا معنی پیشانی کیا ہے ۔ تجرید البخاری میں بھی جبین کا ترجمہ پیشانی ہی کیا گیا ہے ۔ یہاں میں زیادہ مناسب سمجھتا ہوں کہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی فضل الباری شرح بخاری سے مذکورہ حدیث عائشہؓ کا ترجمہ پیش کر دوں ۔ جس میں جبین کا معنی پیشانی ہی کیا ہے ۔ حضرت علامہ فرماتے ہیں ۔

" حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آپؐ کو سخت سردی کے دن اس حال میں دیکھا کہ آپؐ پر وحی نازل ہوتی تھی اور جب یہ کیفیت ختم ہوتی تھی تو آپؐ کی پیشانی مبارک سے اس طرح پسینہ جاری ہوتا تھا کہ جیسے فصد لگا دی گئی ہو ۔ (فضل الباری شرح بخاری جلد اول صہ ۱۵۱)

اور ترجمے کے بعد آگے چل کر الفاظ کی مزید تشریح کے دوران دوبارہ جبین کا معنی پیشانی کیا ہے ۔ یہاں یہ امر ذہن نشین رہے کہ عادتاً گرمی میں زیادہ پسینہ پیشانی ہی سے جاری ہوتا ہے اور پہلی نظر پیشانی ہی پر پڑتی ہے اور یہی اس کا متبادر مفہوم ہے اور پیشانی کی کروٹیں ثانوی درجہ رکھتی ہیں ۔ ہمیں تو یہی معلوم ہے کہ حضرات محدثین مذکورہ حدیث کے ذیل میں لفظ جبین کا معنی خواہ تدریس و تقریر کے دوران ہو یا تحریر میں پیشانی ہی سے کرتے ہیں ۔

محترم مضمون نگار نے مولانا بدر عالم میرٹھی کے حوالے سے فیض الباری کی جس عبارت کا حوالہ دیا ہے وہ عبارت کتاب الوحی میں درج نہیں ہے بلکہ " باب سجود الانف " میں مندرج ہے جس کا تعلق امام اعظم ابوحنیفہ کے اس مسلک سے ہے کہ زمین پر پیشانی کے بغیر صرف ناک رکھنے سے نماز ہو جاتی ہے مولانا بدر عالم میرٹھی نے حضرت علامہ انور شاہ کاشمیریؒ کی فیض الباری شرح بخاری پر حاشیہ لکھا ہے ۔ مضمون نگار کی پیش کردہ عبارت فیض الباری کی ہے اور " باب سجود الانف " میں درج ہے ۔ یہ پوری عبارت حسب ذیل ہے ۔

(باب سجود الانف) وهو رواية عن امامنا رحمه تعالىٰ ونقل الشامى

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرجوع عنها فلا یجری الاقتصار علیه الا من عذر قلت ولعل الامام لم یرجع عنه ثم اعلم ان الجبهة واحد والجبین اثنان وهما قرنا الرأس۔ (فیض الباری شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۳۰)

ترجمہ۔ (ناک پر سجدہ کرنے کا بیان) اور یہ روایت ہمارے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور علامہ شامی نے اس قول سے امام اعظم کا رجوع نقل کیا ہے پس اس پر انحصار نہیں کرنا چاہئے۔ مگر عذر کی حالت میں۔ میں کہتا ہوں کہ شاید امام صاحب نے اپنے اس قول سے رجوع نہیں کیا پھر جان لو کہ جبہہ ایک ہے اور جبین دو ہیں اور وہ دونوں سر کے دو کنارے ہیں۔ یعنی ایک دائیں اور ایک بائیں۔

اس ساری عبارت کا خلاصہ ہے کہ امام صاحب کے نزدیک جبہہ کے بغیر زمین پر صرف ناک رکھنے سے بھی سجدہ جائز ہے۔ یہاں علامہ کاشمیریؒ نے یہ مزید وضاحت فرمائی کہ جبہہ ایک ہے اور جبین دو ہیں یعنی محل سجدہ جبہہ اور ناک ہے اور دونوں جبینیں سجدے کا محل نہیں ہیں اور جہاں تک پیشانی پر جبین کے اطلاق کا تعلق ہے تو علامہ کاشمیری نے اس کا انکار تو کجا اس کا ذکر ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کے برعکس نزول وحی کی کیفیت والی حدیث کے بارے میں انہوں نے جو تقریر فرمائی ہے اس میں نہ تو دو جبینوں کا ذکر ہے اور نہ اس سے انکار فرمایا گیا ہے کہ وحی کی ثقالت کی وجہ سے حضور علیہ السلام کی پیشانی مبارک سے زور کا پسینہ بہتا تھا بہرحال یہ حقیقت اپنے حال پر قائم ہے کہ جبین کا اطلاق پیشانی پر بھی ہوتا ہے اور دونوں کروٹوں پر بھی۔

پیشانی اور کروٹ کے مسئلے میں تطبیق

مضمون نگار صاحب نے حضرت شاہ رفیع الدینؒ، شاہ عبدالقادرؒ سے لے کر مولانا مفتی محمد شفیعؒ تک بہت سے اکابر دین کے نام لے کر یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان سب سے " وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ " کے ترجمے (اور اس کو پیشانی کے بل پچھاڑا) میں تسامح ہوا ہے کہ کروٹ کی جگہ ماتھا لکھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ان اکابر سے تسامح نہیں ہوا ہے بلکہ انہوں نے دراصل حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو مدنظر رکھ کر یہ ترجمہ کیا ہے۔ مضمون نگار صاحب نے بھی معالم التنزیل کے حوالے سے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کے ابتدائی دو جملے لکھے ہیں جب کہ اس کی ساری عبارت چھوڑ دی ہے یہ حدیث معالم التنزیل۔ تفسیر خازن۔ الصاوی علی الجلالین وغیرہ متداول کتب تفسیر میں مروی ہے۔ ہم پہلے اس حدیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کرتے ہیں اور پھر عربی ذوق رکھنے والوں کے لیے اس کی اصل عبارت بھی لکھیں گے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی غرض سے زمین پر کروٹ پر لٹایا۔ پس اسمٰعیلؑ نے کہا کہ ابا جان! پہلے میرے ہاتھ پاؤں کو اچھی طرح باندھ دیں تاکہ میں اضطرابی حرکت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ کروں اور کہیں میرے خون کے قطروں سے آپ کے کپڑے آلودہ نہ ہو جائیں جس سے میرے اجر و ثواب میں کمی آجائے۔ اور پھر کہا کہ اے میرے باپ! مجھے چہرے کے بل کروٹ سے لٹا دیں اس لیے کہ جب آپ کو میرا چہرہ نظر آتا ہے تو شفقت پدری جوش مارنے لگتی ہے۔ اس کے علاوہ چھری مجھے نظر آتی ہے تو مجھے بھی گھبراہٹ ہوتی ہے پس ابراہیم علیہ السلام نے انہیں اسی طرح لٹایا پھر اس کی قفا یعنی گردن پر چھری چلانی شروع کی کہ اتنے میں ندا آئی کہ اے ابراہیمؑ بیشک تو نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔

اب حدیث ابن عباسؓ کا متن ملاحظہ ہو۔

قال ابن عباسؓ اضطجعهٗ علی الارض بین الجبینین فقال له ابنهٗ الذی اراد ذبحهٗ یا ابت اشدد رباطی حتی لا اضطرب واکفف عن ثیابك حتی لا ینتضح علیها من دمی فینقص اجری فقال الابن عند ذالك یا ابت کبنی لوجهی علی جبینی فانك اذا نظرت فی وجهی رحمتنی وادرکتك رقة تحول بین امر الله تعالیٰ لا انظر الی الشفرة فاجزع ففعل ذالك ابراهیمؑ ثم وضع الشفرة علی قفاه فانقلبت السکین ونودی ان یا ابراهیم قد صدقت الرؤیا۔

(معالم التنزیل بحاشیہ خازن جلد ۶ صفحہ ۲۳) (تفسیر خازن جلد ۶ صفحہ ۲۲)

حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شروع میں اسماعیلؑ کو سیدھا لٹایا تھا۔ لیکن چھری چلانے کے وقت اسمعیلؑ نے جو فرمائش کی اور جو وجہ بتائی اس پر عمل کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے لخت جگر کو چہرے کے بل لٹایا اور ان کی گردن پر چھری چلانی شروع کی۔ جس پر حضرت الوہیت کی طرف سے انہیں چھری چلانے سے منع فرمایا گیا اور خوشخبری سنائی گئی کہ اے ابراہیمؑ بیشک آپ نے اپنا خواب سچ کر دکھایا۔

جن اکابر نے جبین سے کروٹ مراد لی ان کے پیش نظر حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کا ابتدائی حصہ تھا اور جن اکابر نے جبین سے پیشانی مراد لی۔ انہوں نے حدیث کے آخری حصے پر عمل کیا جس میں تصریح کی گئی ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے لخت جگر کی فرمائش کے مطابق انہیں اوندھے منہ لٹایا اور ان کی "قفا" یعنی گردن پر چھری چلانی شروع کی تو ہمارے اکابر کے یہ دونوں طبقے راہِ صواب و حق پر ہیں اور ان میں سے کسی طبقے سے معہودہ آیت کریمہ کے معنوں میں تسامح کی قسم کی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی ہے۔ اور ان کا دامن اس قسم کی نسبتوں سے پاک و صاف ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم سے ہمارے ان تمام اکابر کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے علوم و معارف اور فیوض و برکات سے اہل اسلام کو ہمیشہ فیض یاب رکھے۔ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِینًا۔

© rasailojaraid.com